



سوال

(93) خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حاجی پانچوں وقت کا نمازی ہے، جماعت کا پابند، شکل و صورت میں پورا مذہبی انسان اُس نے خودکشی کے خیال سے لٹک کر جان دے دی، کیا اُس کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اُس کے متعلق چند احادیث درج ہیں، مسلم میں ہے۔

(۱) ((عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِرِجْلِ قَتْلِ نَفْسِهِ بِرِجْلِ قَتْلِ نَفْسِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ - فصل رابع مشکوٰۃ باب المشی بالجنازة))

”جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کا جنازہ لایا گیا، جس نے تیر کے پھل سے یا چاقو سے خودکشی کر لی، آپ ﷺ نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔“

(۲) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارٍ مَحْضَمٌ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مَحْضَمًا أَيًّا وَمَنْ شَخَسَ سِنًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَمِنْ يَدِهِ يَحْتَسَاهُ فِي نَارٍ مَحْضَمٌ خَالِدًا مَحْضَمًا أَيًّا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِجِّدَةٍ فَحَدِيدَةٍ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ فِي بطنِهِ فِي نَارٍ مَحْضَمٌ خَالِدًا مَحْضَمًا أَيًّا)) (مستقن علیہ مشکوٰۃ کتاب القصاص)

”یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے، وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں (پہاڑ) سے گرے گا، جو زہری کر خودکشی کرے، اُس کا زہر اُس کے ہاتھ میں ہوگا، ہمیشہ جہنم میں اس کو گھونٹ گھونٹ پئے گا، اور جو شخص کسی ہتھیار سے خودکشی کرے وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا، ہمیشہ جہنم میں اپنے پیٹ میں گھونپے گا۔“

(۳) ((وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَخَفُّ نَفْسَهُ يَخْفُفُ فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَمُنَا فِي النَّارِ))

حوالہ مذکور: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کرے، وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹے گا، اور جو برہمی وغیرہ گھونپ کر خودکشی کرے، وہ جہنم میں برہمی وغیرہ گھونپے گا۔“

(۴) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ كَانَ يَمُرُّ بِرَجُلٍ يَتَخَفُّ نَفْسَهُ يَخْفُفُ فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَمُنَا فِي النَّارِ)) (مستقن)

علیہ - مشکوٰۃ کتاب القصاص)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گذشتہ لوگوں میں سے ایک شخص کے زخم تھا، اس سے بے قرار ہو گیا، چاقولے کر اپنا ہاتھ کاٹ دیا، خون بند نہ ہوا، یہاں تک کہ ہو مر گیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی۔“

(۵) ((وعن جابر بن الطفیل بن عمرو الدوسی لما ہاجر النبی ﷺ الی المدینۃ ہاجر الیہ و ہاجر و معہ رجل من قومہ فرض فخرج فاخذ مشاقص لہ قطع بها براحمہ ففجعت یداہ حتی مات فراہ الطفیل بن عمرو فی منامہ و حیصۃ حسنیہ و راہ مغطیا ید یہ فقال ما صنع بلک ربک فقال غفر لی الی النبی ﷺ فقال مالی اراک مغطیا یدیک قال قیل لی لن نصلح منک ما فسدت فقضما الطفیل علی رسول اللہ ﷺ فقال رسول اللہ ﷺ اللھم ولید یہ فاغفر)) (راوہ مسلم - حوالہ مذکور)

”جابر فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، تو طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ ایک اور شخص نے بھی ہجرت کی وہ بیمار ہو کر بے چین ہو گیا، چاقولے کر اپنی انگلیاں جوڑوں سے کاٹ دیں، خون نے جوش مارا، یہاں تک کہ وہ مر گیا، طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اُس کو خواب میں اچھی بیست میں دیکھا، پوچھا خدا نے تیرے ساتھ کیا کیا، کہا میرے ہجرت کی برکت سے خدا نے معافی دے دی، طفیل بن عمرو نے کاہ، تو نے پسینے ہاتھ کیوں ڈھلنے ہوئے ہیں، کہا خدا کی طرف سے مجھے کہا گیا کہ جو تو نے خود بگاڑا ہے، اُس کو ہم ٹھیک نہیں کریں گے، طفیل نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کے پاس بیان کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اُس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔“

یہ پانچ احادیث میں پہلی چار سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے لیے بخشش نہیں، نہ اس کا جنازہ پڑھنا چاہیے، پانچویں حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی معافی ہو سکتی ہے، اس بناء پر اس کی نماز جنازہ بھی درست ہے، کیونکہ نماز جنازہ میں میت کے لیے معافی وغیرہ کی درخواست ہوتی ہے، ہاں اس میں شبہ نہیں کہ گناہ بہت بڑا ہے، جس کی سزا یہ ہے کہ ہمیشہ جہنم میں اس عذاب میں مبتلا رہے، جس سے اس نے اپنی جان تلف کی ہے، اللہ تعالیٰ کسی عمل کی برکت سے معافی دے دے، تو علیحدہ بات ہے، ورنہ سزا یہی ہے اور اس تنبیہ کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، چنانچہ پہلی حدیث میں مذکور ہے، حالانکہ وہ مسلمان ہے اسلام سے خارج نہیں، اور مسلمان پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے، مگر تنبیہ کے لیے آپ ﷺ نے نہیں پڑھی، اس طرح جس مقروض نے ادائیگی قرض کے لیے مال نہ چھوڑا ہو، جس سے اس کا قرض ادا نہ ہو سکے، اس کی بھی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ حالانکہ وہ بھی بالاتفاق مسلمان ہے، پس جو شخص مذکورہ فی السوال پر بڑا آدمی پر ہمیزگار، مستحق عالم فاضل جس کے نماز جنازہ پڑھنے تنبیہ ہو جائے، نماز جنازہ نہ پڑھے، اور باقی لوگ پڑھ لیں، یا کوئی بھی نہ پڑھے، تاکہ زیادہ تنبیہ ہو جائے، اس طرح مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنا، یہ بھی نماز جنازہ کی طرح بطور تنبیہ ہو تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ آخر مسلمان ہے، چنانچہ اور معلوم ہو چکا ہے۔

(فتاویٰ اہل حدیث روپڑی جلد نمبر ۲ ش نمبر ۲۳۸) (عبداللہ امرتسری مدیر تنظیم اہل حدیث روپڑ)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 163-166

محدث فتویٰ